# جوانی کی بربادی

از: فردین احمد خاں فرؔدین رضوی

(امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف)

**الحمد للہ تعالی و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الاعلی**

اللہ رکھے تیرے جوانوں کو سلامت      دے ان کو سبق خود شکنی خود نگری کا[ب]

اللہ تبارک وتعالی نے بنی نوع انسان کو ایک مقررہ مدت کے لیے اس خاکدان گیتی میں بھیجا ہے جس کے بعد ہر انسان کو اپنے مالک حقیقی کی طرف پلٹنا ہے۔ ہر انسان کی زندگی میں چند مختلف ادوار ہوتے ہیں، عہد طفلی، جہاں وہ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کسی کے سہارے کا محتاج ہوتا ہے، عہد شباب، جہاں اس کے اندر شعور و فکر انگڑائی لیتے ہیں اور احساسات بیدار ہوتے ہیں، پھر اس کے آگے کے دور میں اس کی عقل کامل ہوتی ہے اور پھر اس کے انحطاط کا دور شروع ہو جاتا ہے، ضعف و پیری سے وہ ہمکنار ہوتا ہے اور بالآخر اپنی میعاد پوری کر کے اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ اس تمہید سے واضح ہے کہ عہد طفلی اور عہد پیری میں آدمی گناہوں کے ارتکاب کی طاقت عہد شباب کے مقابل بہت کم یا پھر بالکل نہیں رکھتا، اور اس بات سے بھی مجال انکار نہیں کہ عبادت، اور خاص طور سے بدنی عبادت، بھی آدمی ان دو ادوار میں شباب کی بنسبت کم کر سکتا ہے۔ یوں اگر کہا جائے تو ہر چند غلط نہ ہوگا کہ انسان کی زندگی کے ان اہم ادوار میں عہد شباب اہم ترین دور ہے، اگر اسے تسلیم کرنے میں بھی کچھ تردد ہو تو اتنا تو ہر ذی شعور کو تسلیم کرنا ہوگا کہ یہ دور دوسرے ادوار کے مقابلے میں زیادہ توجہ کا حامل ہے۔ اس مختصر سے مضمون میں

ہم کوشش کریں گے کہ جوانی کے صحیح مفہوم کو سمجھ کر اس کی بربادی کے اسباب پر روشنی ڈالیں اور ممکنہ چارہ سازی پر غور کریں۔ وباللہ التوفیق

## عہد شباب یا جوانی:

میرے معزز قارئین! کیا کبھی آپ نے غور فرمایا؟ آخر جوانی کیا ہے؟ اگر لغات عربیہ کا مطالعہ کریں تو پائیں گے کہ اہل عرب اسے کچھ یوں تعبیر کرتے ہیں:

**الشباب مصطلح يطلق على مرحلة عمرية هي ذروة القوة و الحيوية و النشاط**[ا]

یعنی: شباب زندگی کے اس مرحلے کا نام ہے جس میں انسان کی قوتیں بیدار ہوتی ہیں اور وہ سرگرمی و جوش کا محور ہوتا ہے اور اس کی زندگی ارتقا کے مراحل سے دوچار ہوتی ہے۔

یقیناً جوانی اس دور کا نام ہے جب انسان کے اندر اُمنگوں کا ایک سیلاب ٹھاٹھیں مار رہا ہوتا ہے، جب اس کی تمام قوتیں انگڑائیاں لیتی ہیں، جہاں اس کے دل و دماغ میں جوش و خروش کے دریے بہتے ہیں، جہاں دل کے دامن میں بے پناہ خواہشات منتظر ظہور رہتی ہیں۔ اور اگر شباب کو اس طرح زبان تعبیر دی جائے تو غلط نہ ہوگا کہ یہ ایک انقلاب کا دور ہوتا ہے، ظاہری و باطنی تمام تر اوصاف اس دور میں آکر متغیّر ہو جایا کرتے ہیں، انسان کے نشیب و فراز، وضع، محاسن، خصائل الغرض ہر چیز انقلاب پذیر ہو جاتی ہے۔ کیا خوب کہا ہے جوؔش ملیح آبادی نے

کام ہے میرا تغیّر نام ہے میرا شباب میرا نعرہ انقلاب و انقلاب و انقلاب[ج]

پھر اگر اس بات پر غور کیا جائے کہ آخر وہ کون سی عمر ہے جسے ہم انسان کی زندگی کا شباب کہہ سکیں تو اس میں مختلف افراد کی مختلف آراء ہیں، اقوام متحدہ کے مطابق:

The United Nations, for statistical purposes, defines those persons between the ages of 15 and 24 as youth.

یعنی: اقوام متحدہ، شماریاتی اغراض سے، عمر پندرہ ۱۵/سے چوبیس ۲۴/کے افراد کو شباب تسلیم کرتی ہے۔[۲]

وہیں اقوام متحدہ کے ماتحت ایک دوسرے ادارے یو۔این۔ہیبیٹیٹ (UN-Habitat) کے مطابق عمر پندرہ ۱۵/سے پینتیس ۳۵/کے افراد شباب میں شمار کیے جاتے ہیں۔[۳]

اگر تفاسیر کا مطالعہ کریں تو مختلف علما کی بھی یہی رائے ہے کہ جوانی کا عرصہ بلوغت سے پینتیس ۳۵/سال یا چالیس سال ہے اس کے بعد کہولت کا عرصہ چالیس سے پچاس اور اس کے بعد پیری کا دور شروع ہو جاتا ہے۔

## جوانی کی اہمیت:

محترم قارئین! جب ہم نے یہ جان لیا کہ انسان کی زندگی کا ایک وافر حصہ جوانی ہے اور در اصل زندگی میں انقلاب و تحریک کا دور بھی یہی ہوتا ہے، تو اس بات کو سمجھنے میں ذرا بھی دشواری نہیں ہوگی کہ جوانی کے ایام میں عبادت کی کتنی فضیلت ہے اور اس دور میں آدمی کو نفسانی خواہشات سے کس قدر جہاد کرنا پڑتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب جسم میں قوت ہے، رگوں میں خون کا سیلاب ہے، توانائی قدم بوسی کر رہی ہے، دل و دماغ میں خیالوں کا ایک جہان آباد ہے اور جتنی بھی قوتیں ابھی بیدار ہوئی ہیں وہ سب اپنے جوہر دکھانے کی منتظر ہیں تاہم عقل میں بھی پختگی نہیں تو آدمی با آسانی غلط روش اختیار کر سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ ان تمام تحائف قدرت کو اپنی نادانی میں برباد کر بیٹھے، ان تمام انعامات کو نفس وھویٰ کی نذر کر دے، کسی خواہش کی ہلکی سی چنگاری اس کے نہاں خانے میں آتش زنی کا سبب بنے، تغیر و انقلاب کی بجلیاں اس کے خرمن کو زیر و زبر کر دیں، ذرا سی ٹھوکر سے دل نازک پارہ پارہ ہو جائے، ادنی سا غم و فکر اس کے دماغ میں زلزلہ بن کے ابھرے۔ ایسے میں کتنا ضروری ہے کہ ایک نوجوان کے عہد شباب کی حفاظت کی

جاے، اسے ان تمام اشیا سے دور رکھا جاے جو اس کی جوانی کو برباد کر سکتی ہیں۔ میرے معزز قارئین غور فرمائیں! آج کے اس پر آشوب دور میں جہاں عریانیت، فحاشی عام ہو چکی ہے، محفلوں میں شراب و زنا کا دور دورہ ہے، آدمی کی فکر و نظر کی پاکیزگی ختم ہو چکی ہے، ذہن پراگندہ ہو چکا ہے، ایک نوجوان کس طرح اپنی حیا و عصمت و عزت کی پاسبانی کرے؟ کیسے اپنے آپ کو اس دل دل میں گرنے سے بچاے؟ کیوں کر اس مکر و فریب کے دام سے خود کو آزاد کرے؟ یہ اس وقت کا سب سے اہم سوال ہے جس کے جواب میں مغربی دانشوروں کے ذہن گنگ اور سر شرم سے جھکے ہوے ہیں۔

حیا نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی      خدا کرے کہ جوانی تری رہے بے داغ[ح]

## اسلام میں جوانی کا تصوّر:

اللہ تبارک و تعالی کا نازل کردہ اسلام پوری کائنات کے لیے کامل و اکمل طریقۂ زندگی اور دستور حیات کی حیثیت رکھتا ہے، یہ ہر دور اور ہر عصر کا دین ہے، یہ کبھی وقت کی تیز رفتاری کے سبب بوسیدہ نہیں ہوتا، بلکہ ہر گزرتا لمحہ اس کی شان و عظمت میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ جہاں اسلام نے انسان کی زندگی کے ہر پہلو کے حوالے سے واضح نظام عمل ہمیں دیا ہے وہیں عہد شباب جیسے اہم ترین دور کو صحیح طریقے سے بسر کرنے کا مکمل ضابطہ بھی اس میں موجود ہے۔ اگر ایک اسلامی نوجوان کا خد و خال دیکھنا چاہیں تو آیئے پیغمبر انسانیت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ارشادات میں تلاشیں۔

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّهُ في ظِلِّهِ يَوْمَ لا ظِلَّ إلّا ظِلُّهُ: إمامٌ عادِلٌ، و شابٌ نَشَأَ في عِبادَةِ اللهِ تعالى، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ في المَسَاجِدِ، وَرَجُلانِ تَحَابّا في اللهِ: اجتَمَعا عَلَيهِ، و تَفَرَّقَا عَلَيهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ، وَجَمَالٍ فَقَالَ: إنِّي أَخافُ اللهَ، ورَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فأَخْفَاها، حتّى لا تَعْلَمَ شِمالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينهُ، ورَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ۔ (متفق علیه)

ترجمہ: قیامت کے دن سات طرح کے انسان کو اللہ کا سایہ حاصل ہو گا جس دن سوائے اللہ کے سایہ کے کسی اور طرح کا کوئی سایہ نہ ہو گا، ان میں سے امام عادل ، ایسا نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گزاری، ایسا شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں معلق رہتا ہو ، دو ایسے انسان جو آپس میں ایک دوسرے سے محبت اور نفرت صرف اللہ کے لیے کرتے ہیں او رایسا شخص جسے کسی خوب صورت او رباحیثیت عورت نے گناہ کی دعوت دی اور اس نے کہا ہو کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور ایسا شخص جو اتنی راز داری سے صدقہ کرتا ہو کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوسکے کہ دائیں ہاتھ سے کچھ دیا ہے او رایسا شخص کہ جب بھی اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ [۴]

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضِی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میری تقدیر پر ایمان لانے والا، میرے لکھے پر راضی رہنے والا، میرے دیے ہوئے رزق پر قناعت کرنے والا، اور میری رضا کی خاطر نفسانی شہوات کو ترک کرنے والا نوجوان میری بارگاہ میں میرے بعض فرشتوں کی مانند ہے۔ [۵]

معلوم یہ چلا کہ اسلام میں نوجوان وہی بہترین ہے جو اپنی جوانی کو نفسانی خواہشات سے پرے رکھ کر خداوند تعالی کی بندگی میں لگا رہے اور اپنی عصمت و پارسائی کی خوب حفاظت کرے۔ یوں ہی چوں کہ جوانی میں عبادت سے روکنے والے بہت سے اسباب ہوتے ہیں، جوانی میں عبادت کرنے والے کی فضیلت بوڑھے عابد سے زیادہ ہے، ارشاد نبوی ہے:

صبح کے وقت عبادت کرنے والے نوجوان کو بڑھاپے میں عبادت کرنے والے بوڑھے پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے کہ جیسی مرسلین ( علیہم الصلوٰۃ والسلام) کو تمام لوگوں پر۔[۶]

ان ارشادات نبویہ میں ہر نوجوان کے لیے علم و حکمت کا خزانہ موجود ہے، یہ وہ بحر بے کراں ہے جہاں سے لاکھوں افراد علم و حکمت کے جام پی چکے اور آج بھی یہ ویسا ہی لبالب بھرا ہوا ہے، بلکہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خود فرما دیا کہ "بے شک اللہ دینے والا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں"[۷] کیا خوب امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم　　　　رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں[۸]

میں نہایت ذمہ داری سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہر انسان بالخصوص ہر نوجوان ان ارشادات پر عمل کر لے تو اس کی زندگی رشک صد آفتاب ہو جائے گی اور وہ اپنے مقصد حقیقی کو پا لے گا۔

## جوانی کی بربادی کے اسباب:

اے مسلم قوم کے نوجوانوں! کیا تمہیں کچھ خبر بھی ہے؟ دنیا نے تمھارے لیے کیسے کیسے جال بچھا رکھے ہیں؟ ہر گلی ہر چوراہے ہر کوچے ہر محلے میں عریانیت کو سر عام مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ تمھاری جیبوں میں رکھے موبائل سے لے کر گھروں میں سجے ہوئے ٹی وی تک، کون سا ایسا مقام ہے جہاں فحش و عریاں افراد نظر نہ آتے ہوں؟ بے رہ روی کی شکار نسواں کو چند پیسوں کا لالچ دے کر سر عام عریاں کیا جا رہا ہے، ایک عورت کی عصمت و عزت کو ہر لمحہ زندہ در گور کیا جا رہا ہے۔ عورت کو فقط ایک کھیل کا سامان بنا کر اس کی پاکیزگی کو بیچ چوراہے پر ذبح کیا جا رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے! آج کا نوجوان در اصل عریانیت کے سوداگروں کے ہاتھوں بک چکا ہے، اس کے حوش و خرد پر آوارگی کے سیاہ پردے گر چکے ہیں اور اسے اب اپنی پارسائی کا کچھ خیال نہیں رہا۔ اس نوجوان کو تماشے بازے

غیرت افراد کا گندہ طرز حیات تو حفظ ہے مگر یہ کردار یوسف علیہ السلام کو بھول چکا ہے، اسے کھیلنے کودنے والے لوگوں کی زندگیوں کے بارے میں تو مکمل معلومات ہے مگر اسے بدر و حنین و احزاب کا کچھ علم نہیں، یہ اپنی آنکھوں کو گندی و فحش عورتوں کے اعضا دیکھ کر سیاہ تو کرنا جانتا ہے مگر اسے قرآن پڑھ کر یاد الٰہی میں آنکھیں تر کرنا نہیں آتا۔ حقیقت حال تو یہ ہے کہ قلم و بیان کی شرافت نے میرے ہاتھوں میں سلاسل ڈال دیے ہیں ورنہ وہ سب بیان کرتا جو آج کا نوجوان کر رہا ہے۔ اگر سچ پوچھیں تو دراصل آج کا نوجوان زندہ نظر تو آتا مگر اندر سے وہ مر چکا ہے، اس کا ضمیر کب کا دفن ہو چکا، خرد کب کی رحلت فرما گئی، عشق و یقین کب کے فوت ہو چکے۔

خرد نے کہہ بھی دیا "لا الہ" تو کیا حاصل　　　　دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں [ل]

## چارہ سازی:

اے نوجوان نسل کے لوگوں! مالک حقیقی کی بارگاہ میں کیا جواب دو گے؟ جس اسلام کے لیے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جیسے جاں باز نے اپنی جان قربان کی، امام حسین رضی اللہ عنہ جیسے شیر نے سر قلم کروایا، صحابہ نے خون جگر سے جس درخت کو سینچا ہے، تم اسی کی جڑیں کھودنے میں لگے ہو! تمہیں اسی دین کی حکمتیں پابندیاں نظر آتی ہیں؟ تمہیں اسی نظام پر عمل مشکل نظر آتا ہے؟ نہیں میرے دوستوں نہیں! اسلام ہی تمھارا سب سے اچھا ساتھی ہے، یہ دنیاوی دوست تو آج ہیں کل نہیں ہوں گے مگر یہ اسلام تمہیں کل قیامت کے دن سرخ رو کرے گا۔ آج بھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے یاد رکھو شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول۔

در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبری　　　　وقت پیری گرگ ظالم میشود پرہیزگار [م]

جوانی میں تقوی و پرہیز گاری اختیار کرنا ہی تو پیغمبروں کا شیوہ ہے ورنہ بڑھاپے میں تو ظالم بھیڑیا بھی پرہیز گار بن جاتا ہے، اسی لیے میرے ساتھیوں بے حیائی، عریانیت اور فحاشی سے قطعا الگ ہو جاؤ اور زمانے کو پیغام دو کہ مسلمان کل بھی اس مغربی نظام سے مستغنی تھا اور آج بھی ہے۔

نہ ڈھونڈ اس چیز کو تہذیبِ حاضر کی تجلّی میں  کہ پایا مَیں نے استغنا میں معراجِ مسلمانی[ن]

اللہ تبارک وتعالی ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے اور مذہب اسلام کا سچا پیرو کار بنائے۔

آمین یا رب العلمین بجاہ حبیبک سید المرسلین علیہ و آلہ افضل الصلوات و اکرم التسلیم

☆☆☆

# مصادر و مراجع

[ا]۔ المعجم المنجد في اللغة العربية المعاصرة، الطبعة الثانية، 2001

[۲]۔اقوام متحدہ آفیشل دستاویز رابطہ لنک:

**https://undocs.org/en/A/36/215**

[۳]۔اجینڈا 21 رابطہ لنک:

**http://www.unhabitat.org/pmss/listItemDetails.aspx?publicationID=3393**

[۴]۔[سنن نسائی حدیث: ۵۳۸۲]

[۵]۔ [جمع الجوامع، جلد:9، صفحہ:276، حدیث:28714]

[۶]۔[ جمع الجوامع، جلد:5، ص:235، حدیث:14769]

[۷]۔ [صحیح البخاری حدیث: 71]

# اشعار

[ب]۔ محمد اقبال؛ڈاکٹر؛اے پیر حرم؛اقبال اکادمی کلیات صفحہ ۵۷۱۔

[ج]۔ ۔ جوش ملیح آبادی؛متفرق اشعار۔

[ح]۔ محمد اقبال؛ڈاکٹر؛جاوید کے نام؛اقبال اکادمی کلیات صفحہ ۴۴۱۔

[ر]۔احمد رضا؛امام؛الاستمداد۔

[ل]۔ محمد اقبال؛ڈاکٹر؛تصوف؛اقبال اکادمی کلیات صفحہ ۵۴۷۔

[م]۔سعدی شیرازی؛شیخ؛متفرق اشعار۔

[ن]۔ محمد اقبال؛ڈاکٹر؛ایک نوجوان کے نام؛اقبال اکادمی کلیات صفحہ ۴۴۵۔